وفاق المدارس کا مجوزہ نصاب تعلیم

اور

مجلس عاملہ کے نام سرپرست وفاق المدارس شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا پیغام

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے شائع کردہ نصاب تعلیم پر نظرثانی کی غرض سے ۲۸ نومبر کو ملتان میں وفاق کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ بھی کئی وجوہ سے مجوزہ نصاب کو نامکمل اور قابل ترمیم سمجھتے تھے اور حضرت کی یہ خواہش تھی کہ وفاق المدارس کے ارباب حل و عقد اور نصاب کمیٹی نئے حالات کے تقاضوں کو مدنظر رکھنے کے ساتھ ساتھ درس نظامی کے دو سو سالہ کامیاب نصاب تعلیم اس کے نتائج و ثمرات اور اکابر کے مشاہدات و ارشادات اور اصول و تجربات کو بھی ملحوظ رکھیں۔ چنانچہ ۲۶ نومبر کو آپ نے دارالعلوم کے اساتذہ کی میٹنگ بلائی اور خود بھی باوجود تکلیف و شدت ضعف و نقاہت کے میٹنگ میں موجود رہے۔ جس میں نصاب تعلیم پر کافی غور و خوض ہوا۔ اہم تجاویز و ترامیم زیر بحث آئیں۔ چنانچہ حضرت شیخ الحدیث اور دارالعلوم کے فاضل اساتذہ کی آراء و تجاویز احقر نے بطور نمائندہ شیخ الحدیث ۲۸ نومبر کو مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کیں اور بحث میں حصہ لیا۔ اور اب نصاب کے بارے میں ۲۱ رکنی کمیٹی قائم کر دی گئی جو درس نظامی کو باقی رکھتے ہوئے جدید تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر نصاب کی تشکیل جدید کرے گی۔ اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے وفاق کی مجلس عاملہ کے معزز ارکان کے نام جو پیغام لکھوایا اور احقر نے پڑھ کر سنایا۔ ان ایام میں مولانا سمیع الحق صاحب سفر مصر پر تھے جس کی وجہ سے اجلاس میں شرکت نہ کر سکے۔ (عبدالقیوم حقانی)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرات علماء کرام و مشائخ عظام! کاش مجھے اعذار نہ ہوتے، یا کم از کم یہیں آنے جانے کی طاقت ہوتی اور صحت

اجازت دیتی تو میں اس اجلاس میں ضرور شرکت کرتا۔ اپنے اکابر و مشائخ سے زیارت و ملاقات بھی ہو جاتی اور نصاب تعلیم سے متعلق تبادلۂ خیال بھی ہو جاتا۔ مگر یہ تمنا پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ تاہم اپنے اکابر علماء، جو کشتی ملت کے ناخدا ہیں ان کی خدمت میں ایک گذارش اور درخواست پیش کرتا ہوں۔ کہ مجلس عاملہ کا حالیہ اجلاس نصاب تعلیم پر غور کرنے کے لئے منعقد ہوا ہے۔ جہاں تک نصاب تعلیم سے تمام ضروریات زندگی کی تکمیل کا مسئلہ ہے تو یہ ایک حقیقت ہے کہ نصاب اپنی تمام خوبیوں اور امتیازات و خصوصیات کے باوصف، تمام ضروریات زندگی کی تکمیل نہیں کرتا۔ آج تک کوئی ادارہ، کوئی جماعت، کوئی ذمہ دار اور حقیقت پسند شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکا۔ کہ ہمارا نصاب تعلیم زندگی کی تمام ضروریات کو حاوی ہے۔

مگر اصل بات یہ ہے کہ نصاب تعلیم ایک ملکۂ خاص کا ضامن ہے۔ جو انسان کی زندگی میں قدم قدم پر رہنمائی و قیادت کا کام دے سکے۔ نصاب تعلیم زندگی کے تمام تقاضوں اور ضروریات کی تکمیل کا ضامن نہیں ہوتا۔ البتہ صحیح اور ایک جاندار نصاب تعلیم سے طلبہ میں ایک ملکہ، ایک صلاحیت اور صحیح ذوق پیدا ہو جاتا ہے جس کی بناء پر طلبہ کے لئے ہر نوع کا علمی موضوع خواہ اس کا تعلق انسانی زندگی کے کسی بھی شعبہ سے کیوں نہ ہو آسان ہو جاتا ہے۔ درس نظامی کی تاریخ اور دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ، علماء اور فضلاء میں یہی چیز ہے جو سب میں نمایاں نظر آتی ہے۔ تو اس وقت آپ کسی ایک مدرسہ کے ذمہ دار، منتظم یا صرف مدرس کی حیثیت سے نہیں سوچ رہے اور نہ ہی اس وقت آپ ایک کلاس کے استاد کی حیثیت سے سوچ رہے ہیں اور نہ ہی آپ کا دائرہ اثر ایک محدود حلقہ ہے۔ بلکہ آپ ملت اسلامیہ کا سرمایہ افتخار، پاکستانی علمی برادری کے گل سرسبد اور خلاصہ اور نظام تعلیم اور علمی حلقوں کے قائد ہیں۔ آپ مستقبل کے نئے علمی حلقوں، دینی مدارس اور ان میں تعلیم پانے والے نونہالان ملت کے ذہن اور دل و دماغ کا سانچہ ہیں جو آپ ہی کے دئیے ہوئے نصاب تعلیم میں ڈھل کر تعمیری ترقی کر کے ملّی اور قومی زندگی میں ایک اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ آپ کسی ایک مدرسہ کے نصاب تعلیم کے بارے میں نہیں سوچ رہے بلکہ اس وقت آپ کی حیثیت در حقیقت اس کھیون ہار کی ہے جو ڈوبتی ہوئی نیّا کو ساحل مراد تک پہنچانے کے لئے سب کچھ سے بے نیاز ہو کر میدان عمل میں کود آیا ہو۔ آج نہ صرف یہ نہیں کہ ملت اسلامیہ اور اہل اسلام عالمی سطح پر ایک صحیح اور جاندار اسلامی اور علمی قیادت سے محروم ہیں بلکہ ملکی اور جماعتی سطح پر بھی اس کا شدید فقدان محسوس کیا جا رہا ہے۔

اگر آپ بہتر نصاب تعلیم کا روشن چراغ لے کر مستقبل کی جاندار علمی و اسلامی قیادت کی تلاش شروع کر دیں تو یقین جانیں کہ آپ کو ہمارے دینی مدارس کے فضلاء اور طلباء میں ایسے باہمت اور باصلاحیت اور صاحب عزیمت افراد ضرور مل جائیں گے جن کے پختہ عزم صحیح فیصلہ اور عظیم حوصلہ سے ملت کی تقدیر بدل سکتی ہے اور ایک عظیم اسلامی انقلاب برپا ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک طویل علمی رہ نوردی اور تحقیق و جستجو کے بعد آپ حضرات جن نتائج تک

پہنچے ہیں۔ اس کا ماحصل، ہمارے دینی مدارس کا نصاب تعلیم قرار پانے والا ہے تو اس لحاظ سے تو آپ ایک نصاب تعلیم نہیں بلکہ ملت اسلامیہ کے نوخیز نونہالوں کا ذہن، عقیدہ اور دل ودماغ تیار کر رہے ہیں۔

قوم نے آپ حضرات پر اعتماد کیا ہے۔ اور نصاب تعلیم جیسی اہم ترین ذمہ داری کا اہل قرار دیا ہے۔ کتنی اور کیسی کیسی توقعات آپ سے وابستہ اور قائم کی گئی ہیں۔

عالم اس[illegible]کے موجودہ دور زوال وانتشار اور لادینیت ومغربیت مادہ پرستی ومعدہ پرستی کے عالمگیر سیلا[illegible]نہ ہیں۔ علماء اسلام کی بالعموم اور وفاق المدارس کے حالیہ اصلاح نصاب کے اجلاس شرکا کی بالخصوص ذمہ داریاں پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو جاتی ہیں۔

نصاب تعلیم میں غور وفکر اور ترمیم واضافہ کا مطمح نظر مدرسہ کی تعلیم، مدرسہ کے طالب علم کی ذمہ داری، اسباق کی ترتیب، اوقات کا لحاظ، محنت ومطالعہ اور تکرار کے اوقات۔ دماغی سکون اور دماغی صلاحیتوں کو جلا دینے اور صیقل کرنے والے ذرائع، اکابر واسلاف کے علوم ومعارف سے وابستگی علمی کمالات، امتیاز واختصاص، صدق واخلاص کے ساتھ ساتھ موجودہ دور میں اس کا کردار، دنیا کے نقشہ میں اس کی حیثیت، اور جاں بلب ملت مرحومہ اور مطلق انسانیت کے لئے اس کی مسیحائی وجاں نوازی اور اس کے عظیم علمی ودعوتی مقاصد اور فوائد کی اہمیت ہونا چاہئے۔

مجھے امید ہے کہ آپ حضرات اس سلسلہ میں مزید غور وخوض جاری رکھیں گے۔ تا آں کہ مقصود تک رسائی ہو اللہ آپ سب کا حامی وناصر ہو۔

بندہ عبدالحق غفرلہ
مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک پشاور

اکوڑہ خٹک میں دینی وعلمی کتب کا مرکز

اہل علم دینی حلقوں کے طلبہ علوم دینیہ کے مرکز اکوڑہ خٹک میں ایک مرکزی کتب خانہ کی ضرورت تھی جو شائقین کو ہر قسم کی علمی، دینی کتابیں مناسب نرخ پر مہیا کر سکے۔ دارالکتب العلمیہ کا قیام اس مقصد کیلئے ایک اہم قدم ہے۔ مناسب رعایتی نرخوں پر ہر قسم کی درسی وغیر درسی علمی ودینی کتب مہیا کرنے والا یہ واحد ادارہ آپ کا منتظر ہے۔

دارالکتب العلمیہ ــــ نزد چونگی نمبر ۲ ــــ اکوڑہ خٹک